تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالماثور میں مذکور بعض موضوع روایات کا علمی اور تحقیقی جائزہ

(سورۃ الاحقاف تا التحریم)

A Scholarly analysis of fabricated narrations in Tafsir Ad-dur-ul Mansoor

ڈاکٹر ثمینہ بیگم *

ڈاکٹر حشمت بیگم **

ABSTRACT:

Tafsir (al-Durr al-Manthur) was authored by Jalal al-Din al-Suyuti, a scholar of the ٩th century A.H. He is well known for his outstanding contribution towards various Islamic sciences. In his tafsir, he has accumulated a big treasure of explanatory traditions which he extracted from many books. He however, did not authenticate the mentioned reports and did not cross examine their narrators. As a result many weak, fabricated and unauthentic traditions chipped into this tafseer which caused doubts about the validity and status of his commentary. In this article some fabricated reports have been discussed.

قرآن کریم پر عمل تب ممکن ہے جب اس کے معانی اور مفہوم کو سمجھا جائے معانی اور مفہوم کو سمجھنے کے لیے جو علم ضروری ہے اسے علم التفسیر کہتے ہیں اور کسی آیت کا معنی اور مفہوم اگر قرآن کریم ہی کی کسی آیت سے واضح ہو یا رسول کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے ارشادات گرامی نیز صحابہ کرامؓ اور تابعینؒ کے اقوال و آثار سے واضح ہو تو اسے تفسیر بالماثور یا منقول تفسیر کہتے ہیں 'ماثور تفاسیر میں سے ایک تفسیر جو اہل علم میں معروف اور متداول ہے وہ امام جلال الدین سیوطی کی تفسیر الدر المنثور فی التفسیر بالماثور ہے امام صاحب نویں صدی ہجری کے بلند پایہ عالم تھے مذکورہ تفسیر کی جامعیت ہر قسم کے شک و شبہ سے بالاتر ہے لیکن فن

---

* لیکچرار شعبہ اسلامیات، شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور .

** لیکچرار شعبہ اسلامیات، شہید بینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور.

تعالی کے راستے میں جہاد کرتے ہیں اور ان کے لیے اللہ کے راستے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت رکاوٹ نہیں بنے گی۔ یہاں تک کہ اللہ تعالی ان کے لیے قسطنطنیہ اور روم تسبیح اور تکبیر کے ساتھ فتح فرما دے گا اور اس کے قلعے گر جائیں گے وہ ایسی عظیم فتح حاصل کریں گے جس کی مثل کسی نے کبھی نہیں پائی یہاں تک کہ وہ ڈھال کے ساتھ مال تقسیم کریں گے پھر ایک چیخنے والا بلند آواز سے یہ کہے گا اے اہل اسلام! تمہارے شہروں اور تمہاری اولادوں میں دجال آگیا ہے پس لوگ مال کو چھوڑ کر چلے جائیں گے بعض مال کو لینے والے ہوں گے اور بعض چھوڑنے والے۔ آخر کار مال لینے والا بھی نادم ہو گا اور چھوڑنے والا بھی نادم ہو گا۔

یہ روایت سنن ابن ماجہ میں اس سند کے ساتھ مروی ہے.

حدثنا علي بن ميمون الرقي . حدثنا أبو يعقوب الحنيني عن كثير بن عبد الله بن عمرو بن عوف عن أبيه عن جده قال -[7]

یہ روایت موضوع ہے کیوں کہ اس کو روایت کرنے والے کثیر بن عبد اللہ بن عمرو بن عوف المزنی ہیں جن کو امام شافعی، یحی بن معین، اور ابو حاتم نے ضعیف قرار دیا ہے جبکہ ابن حبان نے انہیں منکر الحدیث کہا ہے اور فرماتے ہیں کہ کثیر اپنے والد کے واسطے سے اپنے دادا سے ایسا موضوع نسخہ روایت کرتے ہیں کہ جس کا ذکر کرنا اور ان سے روایت کرنا جائز یعنی حلال نہیں ہے۔[8]

عن أبي بكر عن النبي صلى الله عليه و سلم قال : عليكم بلا إله إلا الله والاستغفار فأكثروا منهما فإن إبليس قال : أهلكت الناس بالذنوب فأهلكوني بلا إله إلا الله والاستغفار فلما رأيت ذلك أهلكتهم بالأهواء وهم يحسبون أنهم مهتدون[9]

ابو یعلی نے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم پر لازم ہے کہ لا الہ الا اللہ اور استغفار پڑھو اور ان دونوں کی خوب کثرت کرو کیوں کہ ابلیس نے کہا میں نے لوگوں کو گناہوں کے سبب ہلاک کیا ہے اور انھوں نے مجھے لا إلہ إلا اللہ اور استغفار کے ساتھ ہلاک کیا ہے جب میں انھیں اس حال میں دیکھتا ہوں تو پھر انہیں خواہشات کے سبب ہلاک کرتا ہوں حالانکہ وہ یہ گمان کرتے ہیں کہ وہ ہدایت یافتہ ہیں۔

یہ روایت مسند ابی یعلی میں اس سند کے ساتھ مروی ہے۔

کرتے ہیں جن کی وجہ سے ان پر وہم اور خطاء کا الزام ہے اور دوسرے راوی عبد السلام بن صالح ہیں جو کہ علی بن موسی سے روایت کرتے ہیں جن کے بارے میں امام ذھبی اور ابن عدی کہتے ہیں کہ ان پر متہم بالکذب اور رافضی ہونے کا الزام ہے[۱۷]

عن أنس بن مالك رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال إن الله تبارك وتعالى وكل بعبده المؤمن ملكين يكتبان عمله فإذا مات قال الملكان اللذان وكلا به يكتبان عمله – قد مات فائذن لنا أن نصعد إلى السماء فيقول الله عز و جل سمائي مملوءة من ملائكتي يسبحوني فيقولان أفنقيم في الأرض فيقول الله عز و جل أرضي مملوءة من خلقي يسبحوني فيقولان فأين فيقول قوما على قبر عبدي أو عند قبر عبدي فسبحاني واحمداني وكبراني واكتبا ذلك لعبدي إلى يوم القيامة [۱۸]

ابو شیخ نے العظمہ میں اور بیہقی نے شعب الایمان میں انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بے شک اللہ تعالی نے اپنے مومن بندے کے ساتھ دو فرشتے مقرر کیے ہیں دونوں اس کے اعمال لکھتے ہیں پس جب وہ بندہ مر جائے تو وہ دونوں فرشتے جو اس پر مقرر کیے گئے ہیں وہ کہتے ہیں یہ مر گیا ہے لہذا تو ہمیں آسمان کی طرف چڑھنے کی اجازت دے اللہ تعالی فرماتے ہیں میرا آسمان میرے ان فرشتوں سے بھرا پڑا ہے جو میری تسبیح اور پاکی بیان کر رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں کیا ہم زمین میں مقیم رہیں گے تو اللہ تعالی فرماتے ہیں میری زمین ایسی مخلوق سے بھری ہوئی ہے جو میری تسبیح اور پاکی بیان کر رہے ہیں تو وہ کہتے ہیں ہم کہاں رہیں گے ؟ اللہ تعالی فرماتے ہیں تم میرے بندے کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور میری تسبیح، پاکی، حمد اور کبریائی بیان کرو اور قیامت تک اسے میرے بندے کے لیے لکھتے رہو۔

یہ روایت العظمۃ میں اس سند کے ساتھ مروی ہے

حدثنا الحسن بن هارون بن سليمان حدثنا محمد بن سليمان بن حبيب قال حدثنا عثمان بن مطر عن ثابت[۱۹]

روایت موضوع ہے کیوں کہ اس کی سند میں بھی عثمان بن مطر راوی موجود ہیں جن کے بارے میں دوسری روایت میں بحث گزر چکی ہے[۲۰]

عن ابن عباس عن النبي صلى الله عليه و سلم أنه قال آخر أربعاء من الشهر يوم نحس مستمر [۲۱]

فقال المنافقون { انظرونا نقتبس من نوركم } قال المؤمنون { ربنا أتمم لنا نورنا } فلا يذكر عند ذلك أحد أحدا[۲۷]

طبرانی اور ابن مردویہ نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بے شک اللہ تعالی قیامت کے دن لوگوں کو ان کی ماؤں کی نسبت سے پکارے گا تا کہ ہر بندہ کا پردہ اور ستر دوسرے بندوں پر قائم رہے اور پل صراط سے گزرتے وقت اللہ تعالی ہر مومن اور ہر منافق کو نور عطا فرمائے گا لیکن جب وہ پل صراط پر سیدھے کھڑے ہو جائیں گے تو اللہ تعالی منافق مردوں اور عورتوں کا نور سلب کر لے گا تو اس وقت منافقین یہ کہیں گے { انظرونا نقتبس من نوركم } اور مومنین یہ کہیں گے { ربنا أتمم لنا نورنا } اے ہمارے رب ہمارے لیے ہمارا نور مکمل فرما اور اس وقت کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا۔

یہ روایت المعجم الکبیر میں اس سند کے ساتھ مروی ہے

حدثنا الحسن بن علوية القطان ثنا إسماعيل بن عيسى العطار ثنا إسحاق بن بشر أبو حذيفة ثنا ابن جريج عن ابن أبي مليكة[۲۸]

یہ روایت موضوع ہے کیوں کہ اس کی سند میں اِسحاق بن بشر أبو حذیفۃ ایسے راوی ہیں جن کے بارے میں امام ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ احادیث وضع کر کے ثقہ راویوں کی طرف منسوب کرتا تھا[۲۹]

نتائج:

تفسیر الدر المنثور اہل علم میں معروف اور متداول ہے لہذا ضرورت اس امر کی ہے کہ اس تفسیر میں ضعیف اور موضوع روایات کی نشاندہی کی جائے جو کہ مفسر نے نہیں کی اور صحیح اور مستند روایات سے ان کو علیحدہ کر کے اس تفسیر کے علمی رتبے کو برقرار رکھا جائے کیونکہ ان کمزور روایات کی وجہ سے مذکورہ تفسیر کا مطالعہ کرنے والے اور تحقیق کے میدان میں قدم رکھنے والے ابتدائی محققین اس تفسیر سے استفادہ کرنے کے دوران احتیاط کو ملحوظ رکھیں گے۔

حوالہ جات

[۱] محمد حسین الذہبی، التفسیر والمفسرون، ج ۴، ص ۵، دار الکتب الحدیثیہ قاہرہ مصر ۱۹۹۱ء

١٤. علي بن عمر بن أحمد بن مهدي أبو الحسن الدارقطني البغدادي، العلل الواردة في الأحاديث النبوية، تحقيق محفوظ الرحمن زین اللہ السلفي، ج۴، ص۳۳۰، دار طيبة –الرياض، ط/۱، ۱۴۰۵ھ، ابن ابی حاتم، الجرح والتعديل، ج۵، ص۲۶۷، رقم ۱۲۶۰

١٥. السیوطی، الدر المنثور، سورۃ الحجرات، آیت ۱۴، ج۷، ص۵۸۳

١٦. سنن ابن ماجہ، باب فی الایمان، رقم ۶۵

١٧. ابن حبان، المجروحين، ج۲، ص۱۰۶، رقم ۶۷۸، عبد الله بن عدي، الكامل في ضعفاء الرجال، ج۵، ص۳۳۱، رقم ۱۴۸۶، دار الفکر بیروت ط/۳، ۱۴۰۹ھ

١٨. السیوطی، الدر المنثور، سورۃ ق، آیت ۱۸، ج۷، ص۵۹۷

١٩. عبداللہ بن محمد، العظمة، ج۳، ص۹۷۹، رقم ۵۰۳، دار العاصمة الرياض، ۱۴۰۸ھ

٢٠. ابو الفرج عبد الرحمن بن علی بن الجوزی، الموضوعات، ج۳، ص۲۲۹، مطبع نامعلوم، ط/۱، ۱۳۸۶ھ

٢١. السیوطی، الدر المنثور، سورۃ القمر، آیت ۱۹، ج۷، ص۶۷۸

٢٢. أحمد بن علي أبو بكر الخطيب البغدادي، تاريخ بغداد، ج۱۴، ص۴۰۵، رقم ۷۷۲۷، دار الكتب العلمية– بیروت، تاریخ طبع نامعلوم

٢٣. ابن ابی حاتم، الجرح والتعدیل، ج۸، ص۲۶۹، رقم ۱۲۲۸ ابن الجوزی، الموضوعات، ج۲، ص۷۳، رقم ۷۴

٢٤. السیوطی، الدر المنثور، سورۃ الحدید، ج۸، ص۴۵

٢٥. الطبراني، المعجم الكبير، ج۱۱، ص۱۶۲، رقم ۱۱۳۶۶

٢٦. ابن الجوزی، الموضوعات، ج۳، ص۲۱۵، النسائي، الضعفاء والمتروكين، ج۱، ص۱۱۳، رقم ۶۶۲، یحی بن معین، تاریخ ابن معین، ج۴، ص۱۸۰، رقم ۳۸۲۸

٢٧. السیوطی، الدر المنثور، سورۃ الحدید، آیت ۱۳، ج۸، ص۵۴

٢٨. الطبراني، المعجم الكبير، ج۱۱، ص۱۲۲، رقم ۱۱۲۴۲

٢٩. ابن حبان، المجروحين، ج۱، ص۱۳۵، رقم ۵۹